نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

نواز حکومت کی کشمیر کش پالیسی نامنظور

تخلیق پاکستان کی دعویدار اور دو قومی نظریہ کی علمبردار جماعت (مسلم لیگ) ان دنوں پاک بھارت تعلقات کو ایک نیا رنگ دینے میں مصروف ہے۔ معلوم نہیں کہ اس پردہ زنگاری کے پیچھے کون ہے؟ اور اس کے کیا مقاصد ہیں؟ دیکھئے یہ تماشا ملک وملت کیلئے کیا گل کھلاتا ہے؟ بہر حال جو بھی ہو ہماری رائے میں اس امریکی سُر کی تان کشمیر کی خود مختاری پر ہی ٹوٹے گی جو کہ امریکہ کی عین آرزو اور دیرینہ خواہش ہے جس کی تکمیل ان دنوں مسلم لیگی حکمران بہت ہی وفاداری اور انتھک جدوجہد سے کررہے ہیں۔ ہر چند کہ بھارتی وزیراعظم کی پاکستان آمد اور مذاکرات ایک خوش آئند امر ہے اور اصولاً دونوں پڑوسی ممالک کو باہمی امن اور برابری کی حیثیت سے رہنا چاہئیے، کیونکہ یہ بات دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے، لیکن برابری اور صلح جوئی کے کچھ اُصول اور قواعد وضوابط ہوتے ہیں، تب ہی وعدوں اور معاہدوں کو استحکام اور ثبات ملتا ہے۔ لیکن ہمارا جس ملک وقوم کے ساتھ واسطہ ہے وہ ایک انتہائی مکار وعدہ خلاف اور عیار دشمن ہے جس نے قیام پاکستان سے لے کر اب تک بے شمار معاہدے اور مذاکرات کئے، لیکن ہر بار اس نے نہ صرف عہد شکنی کی بلکہ کھلم کھلا جارحیت کا مرتکب بھی ہوا۔ اب جبکہ کشمیری مجاہدین کی بے پناہ عسکری ضربوں اور جہد مسلسل کے بعد اس کے ہوش ٹھکانے لگے ہیں تو لالہ واجپائی ہندو ذہنیت اور اپنی افتادِ طبع کے مطابق منہ میں رام رام اور بغل میں چھری لے کر پاکستان یاترا کرنے آئے تا کہ بے ضمیر اور بے وقوف حکمرانوں کو اپنی شاعری کے جادو منتر سے رام کر سکیں اور بغل میں چُھپی چھری سے کشمیری مجاہدین کا پاکستان سے رابطہ اور اسکی شہ رگ کشمیر کو کاٹ سکے۔ لیکن اس سازش کو بھانپتے ہوئے ملک کی تمام محبّ وطن جماعتوں نے اس کی بھرپور مخالفت کی، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس ڈرامے کے تخلیق کار وہدایات کار کے فرائض امریکہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور مسٹر نواز اور مسٹر واجپائی محض اداکار اور شوبوائے ہیں۔ اس ڈرامے کے پہلے سین کے طور پر مسٹر ٹالبوٹ دونوں

ممالک کو امریکی ایجنڈا پیش کر چکے تھے اور اس طرح ان مذاکرات سے ان کا اصل مقصد سی ٹی بی ٹی پر ستمبر ۹۹ء میں دستخط کیلئے راہ ہموار کرنا تھا۔ جمعیت علماء اسلام نے اس موقع پر بھرپور سیاسی بلوغت اور سنجیدگی کا مظاہرہ کیا اور ان مذاکرات کی مخالفت کی اور اسکے ساتھ رائے عامہ کو بھی اس سازش سے بروقت آگاہ کیا۔ جمعیت العلماء اسلام کے قائد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ان مذاکرات کو کیمپ ڈیوڈ کے بدنام زمانہ معاہدہ سے تشبیہ دی۔ لیکن اس کے ساتھ جماعت اسلامی نے احتجاج کے نام پر لاہور میں جو کچھ کیا اور خصوصاً مسلم ممالک کے سفراء کے ساتھ جس قسم کی بدتمیزی کا ارتکاب کیا گیا وہ اسلامی شائستگی کا نمونہ نہیں کہلا سکتی۔ ہم اس طرز عمل کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ یہاں پر پیپلز پارٹی کا کردار بھی کھل کر قوم کے سامنے بے نقاب ہوا۔ اس نے بھی حکومت کا بھرپور ساتھ دیا۔ قوم جان چکی ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کی ترجیحات میں کوئی فرق نہیں کیونکہ دونوں جماعتیں امریکہ کی تابع مہمل ہیں۔ اگر مذاکرات یا کسی بھی قسم کی مصلحت وغیرہ کی سیاسی "غلطی" کوئی مذہبی جماعت اور بالخصوص جمعیت علماء اسلام سے ہوتی تو مسلم لیگ ان کو غدار ٹھہراتی۔ اس لئے کہ لفظ غدار مسلم لیگ کی سیاسی ڈکشنری میں وہ لفظ ہے جسے یہ ہمیشہ اپنے سیاسی مخالفین کیلئے استعمال کرتی رہتی ہے۔ اور جب خود یہ لوگ بھارت سے پینگیں بڑھائیں تو پھر یہ قومی خدمت کہلاتی ہے۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد   جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ہم نے ماہنامہ "الحق" کا خصوصی نمبر شائع کیا تھا جس میں ہر مکتب فکر نے حقائق کے مطابق کھل کر لکھا تھا اس حقائق نامے کی اشاعت پر مسلم لیگیوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا اور اس کا ذائقہء حلق تاہنوز تلخ ہے۔ آخر میں ہم وزیراعظم صاحب کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ پاکستانی قوم آپ کے کلام شیریں سے کشمیر کی فروخت یا اسکی تقسیم یا پھر اسکی آزاد حیثیت کے فارمولے کو قبول کرنے پر تیار نہیں۔ ہم لاکھوں کشمیریوں کی قربانیوں کو چینی اور بجلی کی تجارت یا بس سروس شروع کرنے پر قربان نہیں کر سکتے۔ ہندوستان سے مذاکرات ضرور ہونے چاہئیں لیکن قوم اور پارلیمنٹ کو اعتماد میں لے کر اور مسئلہ کشمیر کو سر فہرست رکھ کر اسکے

ساتھ ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں اور انکی مذہبی شخصیات اور عبادت گاہوں کی حفاظت پر بھی بات ہونی چاہیئے۔ تب ہی قوم ان مذاکرات کو قبول کرے گی۔ ورنہ یہ مذاکرات صرف اتفاق فاونڈری اور شریف برادران کے کاروبار کی وسعت کیلئے ڈائیلاگ سمجھے جائینگے۔

اُسامہ بن لادن عالم اسلام کا سرمایہ افتخار

گذشتہ دنوں عظیم مجاہد اور عالم اسلام کے ہیرو شیخ اسامہ بن لادن کی پر اسرار گمشدگی نے پوری دنیا میں ہلچل مچادی تھی اور امریکہ اور اسرائیل سمیت تمام عالم کفر پر ایک لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ حتی کہ ہندوستانی افواج بھی الرٹ ہو گئی تھیں کہ کہیں اسامہ کشمیر کا رخ نہ کرے۔ اُدھر امریکی صدر بل کلنٹن نے وزیر دفاع ولیم کوہن کو حکم دیا کہ سب کچھ چھوڑ کر صرف اسامہ بن لادن کی ٹوہ میں لگ جاؤ اور معلوم کرو کہ وہ کہاں ہیں؟ کہیں اُسامہ ہمارے دفاعی نظام کو تہس نہس نہ کردے؟ اسی طرح امریکی صدر نے ایک انٹرویو میں یہ تسلیم کیا ہے کہ اُسامہ بن لادن کے خوف کیوجہ سے میری راتوں کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔ آج الحمدللہ ایک مسلمان مجاہد اور ایمانی قوت سے سرشار مومن کی جلالت وہیبت سے کفر وضلالت کے بڑے بڑے پہاڑ ڈر اور خوف کیوجہ سے لرزہ براندام نظر آتے ہیں۔ امریکہ جو کہ اپنے آپ کو بزعم خود سپر طاقت خیال کرتا ہے اور پورا عالم کفر بھی اس کی پشت پر کھڑا ہے لیکن پھر بھی ایک مرد قلندر اور سربکف مجاہد اس کو ننگی کا ناچ نچا رہا ہے۔ آج امریکی صدر کی بے بسی و مجبوری اور خوف نشان عبرت بن گیا ہے۔ اس مرد کوہستانی اور شاہین صفت مجاہد نے عالم اسلام کی خوابیدہ رگوں میں ایمانی حرارت سے سرشار ایسا گرم لہو دوڑا دیا ہے کہ آج عالم اسلام کا بچہ بچہ امریکہ اور عالم کفر سے شدید نفرت کا اظہار کرنے لگا ہے۔ آج حریت فکر اور جہاد کا سمبل مسلمانوں کیلئے اُسامہ بن لادن ہے۔ عالمی بدمعاش امریکہ نے کئی دفعہ اسامہ کو ہراساں کرنے کی کوششیں کیں اور دنیا کو لاکھوں ڈالرز کی ترغیبات بھی پیش کیں' اور اُسامہ بن لادن کو شہید کرنے کیلئے براہ راست افغانستان اور سوڈان پر حملے بھی کئے گئے لیکن اس کا بال بھی بیکانہ ہو سکا۔ آجکل امریکہ افغانستان پر نئے حملے کیلئے تیاریوں میں مصروف ہے۔ اور وہ بار بار تحریک